سوال

جماع کرنے کے بعد غسل کرنا واجب ہے، لیکن جماع سے کیا مراد ہے، آیا بوس وکنار کرنا جماع شمار ہوگا؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

ہر بوس وکنار جماع شمار نہیں ہوتا، بلکہ جماع یہ ہے کہ مرد کی شرمگاہ (عضو تناسل کا اگلا حصہ) عورت کی شرمگاہ میں داخل ہوجائے، اگر ایسا ہوجائے تو جماع ہوجائیگا، چاہے پورا عضو تناسل داخل نہ بھی ہو، یا عضو کا کچھ حصہ داخل کیا ہو تو اس سے جماع ہوگا، اس کی دلیل احادیث میں موجود ہے

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب مرد عورت کی چاروں شاخوں کے مابین بیٹھے اور پھر اس کی کوشش کرے تو غسل واجب ہوگیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (291) صحیح مسلم حدیث نمبر (525).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں کہتے ہیں:

حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ:

"پھر اس کی کوشش کرے"

یہ عورت کی شرمگاہ میں عضو داخل کرنے سے کنایہ ہے

اور ایک حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

"جب مرد عورت کی چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھ گیا اور ختنہ ختنے کے ساتھ مل گیا تو غسل واجب ہوگیا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (349).

مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

"اور ختنہ ختنے سے چھو جائے تو غسل واجب ہوگیا"

علماء کرام کہتے ہیں: اس کا معنی یہ ہے کہ آپ نے اپنا عضو تناسل عورت کی شرمگاہ میں داخل کرلیا، اس سے مراد حقیقی چھونا اور مس کرنا نہیں، وہ اس طرح کہ عورت کا ختنہ

شرمگاہ کی اوپر والی طرف ہوتا ہے، اور جماع میں عضو تناسل اسے مس نہیں کرتا

اور علماء کرام کا اجماع ہے کہ اگر مرد نے اپنا عضو عورت کے ختنہ پر رکھا اور اندر داخل نہ کیا تو غسل واجب نہیں ہوگا، نہ مرد پر اور نہ ہی عورت پر، چنانچہ یہ اس پر دلالت کرتا ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں، اور چھونے سے مراد برابری ہے، اور اسی طرح ایک روایت میں یہ درج ذیل الفاظ بیان ہوئے ہیں :

"جب دونوں ختنے مل جائیں"

یعنی دونوں برابر ہو جائیں" انتہی

اور " المجموع " میں کہتے ہیں :

" غسل کا وجوب اور جماع کے متعلق سب احکام میں شرط یہ ہے کہ مرد کا عضو عورت کی شرمگاہ میں پورا داخل ہو جائے، اور احکام میں یہ شرط نہیں کہ عضو کے اگلے حصہ میں کے ساتھ تعلق نہیں " انتہی

دیکھیں : المجموع (150/2).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ " فتح الباری " میں کہتے ہیں :

"چھونے اور ملنے سے مراد برابر ہونا ہے، اس کی دلیل ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں :

"جب تجاوز کر جائے "

یہاں حقیقی مس اور چھونا مراد نہیں، کیونکہ عضو تناسل کے داخل ہونے کے وقت اس کا تصور بھی نہیں ہو سکتا " انتہی

اور شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" ایک حدیث میں " المحاذاۃ " یعنی برابر کے الفاظ وارد ہیں، اور ایک میں " الملاقاۃ " اور ایک میں " الملامسۃ " اور ایک میں الالصاق " کے الفاظ ہیں، اور ملاقات سے برابر ہونا مراد ہے " انتہی

اور قاضی ابو بکر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" جب عضو تناسل کا اگلا حصہ عورت کی شرمگاہ میں چلا جائے تو ملاقات ہو گئی " انتہی

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" یہ تو معلوم ہی ہے کہ ختنہ عضو تناسل کے اگلے حصہ میں ہوتا ہے، چنانچہ اگر ایسا ہی ہے تو پھر عورت کے ختنہ والی جگہ سے اس وقت تک نہیں چھو سکتا جب تک عضو تناسل کا اگلا حصہ اندر داخل نہ ہو، اس لیے ہم نے جماع میں غسل واجب ہونے کے لیے شرط یہ لگائی ہے کہ : عضو تناسل کا اگلا حصہ یعنی سر شرمگاہ میں غائب ہو جائے

اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہم کی حدیث میں یہ الفاظ ہیں :

"جب دونوں ختنے مل جائيں، اور عضوتناسل كا سرچھپ جائے تو غسل واجب ہوگيا" انتہى

سنن ابن ماجہ حديث نمبر (611) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے اسے صحيح ابن ماجہ ميں صحيح قرار ديا ہے

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن عثيمين (323/11).

اس بنا پر ختنہ كا ختنے سے ملنا" اور" دونوں ختنوں كا آپس ميں ملنا" سے مراد مرد كے ختنہ كى جگہ كا عورت كے ختنہ كى جگہ كے برابر ہونا ہے، اور يہ اس وقت ہوگا جب عضوتناسل كا مكمل سر عورت كى شرمگاہ ميں چھپ جائے، اور جب عورت كى شرمگاہ ميں عضوتناسل كا سر غائب ہوجائے تو جماع ہے، اس سے غسل واجب ہوجائيگا، چاہے انزال ہو يا نہ ہو

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

43479